سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مفصل و مستند تصنیف

علامہ علی ابن برہان الدین حلبی کی مایہ ناز عربی تصنیف کا اردو ترجمہ

مرتب و مترجم اردو ○ مولانا محمد اسلم قاسمی فاضل دیوبند

زیر سرپرستی ○ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون 2631861

والدہ مدینہ کے قبیلے بنی نجار میں سے تھیں۔ کیونکہ یہ سلمٰی ابن عبد المطلب کی بھتیجی تھیں۔ جیسا کہ بیان ہوا۔

تیسرا نکاح عائشہؓ سے ...... ان کے بعد آپ ﷺ نے اُمّ عبد اللہ عائشہؓ بنت ابو بکر صدیقؓ سے شادی کی (حضرت عائشہؓ کے اگرچہ کوئی اولاد نہیں ہوئی مگر ان کا لقب اُمّ عبد اللہ یعنی عبد اللہ کی ماں تھا) یہ لقب ان کو اپنے بھانجے یعنی حضرت اسماء کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ ابن زبیرؓ کی نسبت سے ملا تھا۔ اس لقب کی اجازت رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کو اُمّ عبد اللہ کہا جانے لگا جیسا کہ اس کا بیان گزر چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز حضرت عائشہؓ سے فرمایا تھا کہ وہ عبد اللہ ہے اور تم اُمّ عبد اللہ ہو۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس کے بعد سے میں نے اُمّ عبد اللہ اپنی کنیت یعنی لقب بنالیا۔ حضرت عائشہؓ کو انکی ماں اسلئے کہا جاتا تھا کہ حضرت عبد اللہ نے ان ہی کی گود میں پرورش پائی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کو آنحضرت ﷺ سے حمل ہوا تھا وہ بچہ قبل از وقت پیدا ہو کر ختم ہو گیا تھا اور اس کا نام عبد اللہ رکھا گیا تھا۔ مگر حافظ دمیاطیؒ کہتے ہیں کہ یہ قول ثابت نہیں ہے جیسا کہ پیچھے بھی گزر چکا ہے۔

خواب میں عائشہؓ کی بطور بیوی کے دید ...... آنحضرت ﷺ کا نکاح حضرت عائشہؓ سے مکہ میں شوال کے مہینے میں ہوا تھا۔ اس وقت عائشہ صدیقہؓ کی عمر سات سال تھی۔ اس کے بعد ہجرت کے آٹھ مہینے بعد شوال ہی کے مہینے میں ان کی رخصتی ہوئی اور آپ ﷺ نے ان کے ساتھ عروسی فرمائی۔ اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر نو سال کی تھی۔ صحیح قول یہی ہے جیسا کہ بیان بھی ہو چکا ہے۔ امام بخاریؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت بیان کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا مجھے تم کو دو مرتبہ خواب میں دکھلایا گیا۔ میں نے ایک فرشتے کو دیکھا جو تمہیں ایک ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ آپ ﷺ کی بیوی ہیں۔ چنانچہ میں نے کپڑا ہٹا کر تمہیں دیکھا اور کہا اگر اللہ کے نزدیک یوں ہی ہونے والا ہے تو ضرور ہوگا۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر اٹھارہ سال کی تھی۔ ان کے سوا آنحضرت ﷺ نے کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت آپ ﷺ کا سر مبارک حضرت عائشہؓ کی گود میں تھا۔ اور پھر آپ ﷺ کو ان ہی کے حجرے میں دفن بھی کیا گیا جیسا کہ اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

عائشہؓ کی وفات و عمر اور تدفین ...... حضرت عائشہؓ کی وفات تقریباً سڑسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ یہ ماہ رمضان ۵۸ھ کا واقعہ ہے۔ حضرت عائشہؓ کی نماز جنازہ جنت البقیع میں حضرت ابو ہریرہؓ نے پڑھائی تھی۔ ایک قول ہے کہ حضرت سعید ابن زیدؓ نے پڑھائی تھیں۔ پھر وہیں رات کے وقت میں آپ ﷺ کو دفن کیا گیا۔ یہ زمانہ حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت کا تھا اور اس وقت مدینہ کا حاکم مروان ابن حکم تھا۔ اس سال مروان عمرہ کے لئے مکہ گیا تھا اور مدینہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کو اپنا قائم مقام بنا گیا تھا۔

چوتھا نکاح حفصہؓ سے ...... آنحضرت ﷺ نے چوتھا نکاح حضرت عمر فاروقؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ سے کیا۔ یہ حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ کی سگی بہن تھیں اور عمر میں اپنے بھائی سے بڑی تھیں ان کی والدہ کا نام زینب تھا جو حضرت عثمان ابن مظعونؓ کی بہن تھیں۔ آنحضرت ﷺ سے پہلے حضرت حفصہؓ جن کے نکاح میں تھیں وہ حضرت خنیسؓ ابن حذافہ تھے۔ غزوۂ بدر میں یہ زخمی ہو گئے تھے اور آخر اسی زخم سے ان کا انتقال ہو گیا۔ ایک قول کے مطابق یہ غزوۂ احد میں زخمی ہو گئے تھے۔ مگر یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ جیسا کہ آگے بیان ہوگا آنحضرت

آنحضرت ﷺ کی اولاد

خدیجہؓ سے آپ ﷺ کی پہلی اولاد...... حضرت خدیجہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے یہاں قاسمؓ پیدا ہوئے۔ یہ آنحضرت ﷺ کی نبوت سے پہلے پیدا ہوئے تھے۔ یہ آپ ﷺ کی پہلی اولاد تھے اور ان ہی کے نام سے آنحضرت ﷺ کا لقب ابوالقاسم بولا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دو سال زندہ رہے۔ ایک قول کے مطابق ڈیڑھ سال اور ایک قول کے مطابق اتنے بڑے ہونے تک زندہ رہے کہ چلنا سیکھ گئے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اونٹ گھوڑے وغیرہ پر بیٹھنے کے قابل ہو گئے تھے۔ مگر ایک قول ہے کہ صرف سات رات زندہ رہے۔ یہ آپ ﷺ کی اولاد میں آپ ﷺ کے ظہور سے قبل پہلے مرنے والے ہیں۔

آپ ﷺ کی بیٹیاں اور ان کی ترتیب...... پھر نبوت سے پہلے ہی آپ ﷺ کے یہاں زینبؓ پھر رقیہؓ پھر فاطمہؓ اور پھر اُمِّ کلثومؓ پیدا ہوئیں۔ ایک قول کے مطابق صاحبزادیوں کی ترتیب یہ تھی کہ آپ ﷺ کی سب سے پہلی بیٹی رقیہؓ تھیں پھر فاطمہؓ اور پھر اُمِّ کلثوم ایک قول کے مطابق سب سے بڑی بیٹی رقیہؓ پھر زینبؓ پھر اُمِّ کلثومؓ اور پھر فاطمہؓ تھیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پہلی بیٹی زینبؓ تھیں پھر رقیہؓ پھر اُمِّ کلثومؓ اور پھر فاطمہ تھیں۔ بعض علماء نے اس ترتیب میں رقیہؓ کو فاطمہ کے بعد ذکر کیا ہے۔

بیٹوں کی تعداد، ترتیب و عمریں...... ظہور کے بعد آپ ﷺ کے یہاں عبداللہ پیدا ہوئے جن کو طیب و طاہر کا نام دیا گیا مگر ایک قول ہے کہ طیب و طاہر ان عبداللہ کے علاوہ دوسرے تھے وہ دونوں جڑواں بھائی تھے اور آپ ﷺ کی نبوت سے پہلے پیدا ہوئے تھے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ظہور سے پہلے جو دو بچے جڑواں پیدا ہوئے وہ طاہر اور مطہر تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ظہور سے پہلے ہی اور ایک ہی پیٹ سے طیب اور مطیب بھی پیدا ہوئے تھے۔ ایک قول کے مطابق نبوت سے پہلے آپ ﷺ کے یہاں عبد مناف پیدا ہوئے تھے لیکن یہ سب کے سب نبوت سے پہلے دودھ پینے کے زمانے میں ہی انتقال کر گئے تھے۔ جہاں تک ان عبداللہ کا تعلق ہے جو ظہور کے بعد پیدا ہوئے وہ حضرت خدیجہؓ سے آپ ﷺ کی آخری اولاد تھے۔ اس روایت سے علامہ سہیلیؒ کا وہ قول قابل غور بن جاتا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہ سب کے سب یعنی نرینہ اولاد نبوت کے بعد ہی پیدا ہوئے۔ اس اشکال کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یہاں نبوت کے بعد سے مراد یہ ہے کہ نبوت کی علامتوں کے ظہور کے بعد پیدا ہوئے تھے۔ مگر اس جواب پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ نبوت کی علامتیں تو حضرت خدیجہؓ کے ساتھ آپ ﷺ کی شادی سے بھی پہلے ظاہر ہونے لگی تھیں۔

بے نام و نشان کون...... ان عبداللہ کا جب انتقال ہوا تو حضرت عمروؓ ابن عاص کے باپ عاص ابن وائل نے کہا۔ یا ایک قول کے مطابق ابولہب نے کہا۔

"اب ان کی یعنی آنحضرت ﷺ کی نسل کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اور یہ بے نام و نشان ہو گئے!"

اس کی وجہ یہ تھی کہ عربوں میں صرف نرینہ اولاد کا ہی ذکر کیا جاتا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ (سورۂ کوثر، پ ۳۰، ع ۱، آیت ۳)

بیٹے عاص ابن ربیع سے ہوئی تھی۔ یہ عاص ہالہ بنت خویلد کا بیٹا تھا جو حضرت خدیجہؓ کی سگی بہن تھیں۔ جیسا کہ اس واقعہ کی تفصیل بیان ہو چکی ہے۔ بعض علماء نے ہالہ کے بجائے عاص کی ماں کا نام ہند ذکر کیا ہے۔ (قال) یہ ہالہ بنت خویلد صحابیات میں سے ہیں مگر ہند کے اسلام کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں ہے ممکن ہے یہ ہالہ اور ہند دونوں ایک ہی ذات کے نام ہوں یعنی ان میں سے ایک نام ہو اور دوسرا لقب ہو۔

ماریہؓ سے ابراہیمؑ کی پیدائش و عقیقہ ...... پھر ۸ھ میں آنحضرت ﷺ کے یہاں آپ ﷺ کی باندی ماریہ قبطیہؓ سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ حضرت ماریہؓ کو بہت پسند فرماتے تھے کیونکہ ان کا رنگ سرخ و سفید تھا اور وہ نہایت خوبصورت تھیں۔ ان سے آپ ﷺ کے یہاں ابراہیم پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ نے ساتویں دن دو بھیڑوں کے ذریعہ ان کا عقیقہ کیا۔ ان کا سر منڈیا اور بالوں کے برابر چاندی مسکینوں کو صدقہ کی بچے کے بال آپ ﷺ کے حکم پر زمین میں دفن کر دیئے گئے۔

حضرت عائشہؓ کو شدید غیرت ...... حضرت ماریہؓ کے یہاں بچہ کی پیدائش پر آنحضرت ﷺ کی دوسری ازواج کو بہت غیرت آئی اور آپ ﷺ ان سے خوش بھی رہے مگر حضرت عائشہؓ کی غیرت کچھ زیادہ ہی تھی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا ذرا اس کی صورت شکل دیکھو۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کیا خاص بات ہے جسے دیکھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی رنگت کی سفیدی اور پُر گوشت بدن ہی دیکھ لو۔ اس بچے کی دایہ کے فرائض حضرت سلمیٰؓ نے انجام دیئے جو آنحضرت ﷺ کی باندی تھیں۔ اس سے پہلے سلمیٰ آپ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ کی باندی تھیں۔ پھر حضرت صفیہؓ نے انہیں آنحضرت ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا۔ یہ سلمیٰ حضرت ابو رافع کی بیوی تھیں۔ ابو رافع بھی آنحضرت ﷺ کے غلام تھے۔ اس سے پہلے یہ آپ ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کے غلام تھے۔ پھر انہوں نے انہیں آنحضرت ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا۔ ان کا نام ابراہیم تھا اور یہ مصر کی قبطی نسل سے تھے۔ ایک قول ہے کہ یہ کسی دوسری نسل سے تھے۔

دایہ سلمیٰ اور ان کے شوہر ابو رافع ...... جب ایک دن انہوں نے آنحضرت ﷺ کو آکر خوش خبری دی کہ آپ ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ مسلمان ہو گئے ہیں تو آپ ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کی شادی اپنی مذکورہ باندی حضرت سلمیٰ سے کر دی تھی۔ ایک قول ہے کہ ابو رافع سعید ابن عاص کے غلام تھے۔ سعید کے بعد یہ ترکہ میں اس کے بیٹوں کو ملے۔ ان کی تعداد آٹھ تھی۔ لہٰذا سوائے خالد کے باقی سات بیٹوں نے ان کو آزاد کر دیا۔ خالد نے ان میں کے اپنے حصہ کو آزاد نہیں کیا۔ آخر آپ ﷺ نے خالد سے بات کی کہ یا تو وہ اپنا حصہ بھی آزاد کر دیں یا اس حصے کو بیچ دیں اور یا وہ حصہ آپ ﷺ کو ہبہ کر دیں۔ سعید نے آخری صورت پر عمل کیا اور اپنا حصہ آنحضرت ﷺ کو ہبہ کر دیا اور آپ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا۔ ایک قول ہے کہ یہ سب آنحضرت ﷺ نے ابو رافع کی درخواست پر کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ کے بعد ابو رافع مدینہ کے معزز لوگوں میں شمار ہوتے رہے ان کے بیٹے حضرت عبد اللہؓ حضرت علی کرم اللہ وجہ کی خلافت میں امیر المومنین کے کاتب اور خزانچی تھے۔

ابراہیم کی ولادت پر آپ ﷺ کی خوشی ...... غرض ابراہیمؑ کی پیدائش کے بعد سلمیٰ وہاں سے اپنے شوہر ابو رافعؓ کے پاس گئیں اور ان کو اطلاع دی کہ ماریہ قبطیہؓ نے آپ ﷺ کے صاحبزادے کو جنم دیا ہے ابو رافعؓ فوراً آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ کو یہ خوش خبری سنائی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے ان کو ایک غلام ہبہ کیا۔